کیے گئے ہیں وہ ایک ہی نظر میں دیکھے جا سکیں گے اور زیرِ حوالہ کتاب کی افادیت میں بہت اضافہ ہو جائے گا۔

کتاب کے لائق مصنف سید جمیل احمد رضوی، ذوقِ علم و تحقیق سے بہرہ ور نوجوان ہیں۔ کئی سال سے پنجاب یونیورسٹی لائبریری سے منسلک ہیں اور بطور اسسٹنٹ لائبریرین خدمات انجام دیتے ہیں۔ یونیورسٹی کے شعبہ لائبریری سائنس میں جز وقتی استاذ بھی ہیں۔ اس حیثیت سے انھیں فنِ کتابیات سے خاص تعلق اور دلچسپی ہے اور فنی اعتبار سے ان کی یہ کوشش سند کا درجہ رکھتی ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب ظاہری خوبیوں سے بھی مزین ہے۔ کتابت، طباعت، کاغذ، جلد دیدہ زیب ہے۔

(شبیر محمد گریوال)

پنجاب کی عورت (حیات و ثقافت)

مصنف : ارشاد احمد پنجابی

ناشر : ادارہ تحقیقاتِ پاکستان، دانش گاہ پنجاب - لاہور

صفحات : ۶۶۴، قیمت ۴۰ روپے

جناب ارشاد احمد صاحب پنجابی، پنجاب کی ثقافت، رہن سہن اور اس کی تہذیب و معاشرت وغیرہ سے خوب آگاہ ہیں۔ وہ پنجابی بولی کے مختلف اسالیب پر نظر رکھتے ہیں۔ پنجاب کے لوک گیت، محاورے اور ضرب الامثال انھیں بکثرت یاد ہیں۔ پھر مختلف مواقع کے رسوم و رواج کا بھی علم رکھتے ہیں۔ شادی بیاہ اور خوشی غمی کے موقع پر پنجاب کی عورتیں جو کردار ادا کرتی ہیں، اس سے بھی بہت واقف ہیں۔ ساس، بہو اور نند وغیرہ کی روایتی کش مکش (کھڑ ویا کھڑوی) سے بھی انھیں آگاہی حاصل ہے۔ ماں بیٹی کے تعلقات کو بھی اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ غرض پنجابی زبان اور پنجاب کے سماج کے مختلف گوشوں پر ان کی نگاہ ہے۔

زیرِ تبصرہ کتاب انھی امور پر مشتمل ہے اور ہمارے خیال میں اپنی نوعیت کی یہ پہلی کوشش ہے، جس میں پیدائش سے لے کر موت تک پنجاب کی عورت کا پورا کردار سمو دیا گیا ہے۔ مختلف مواقع کے ان کرداروں کا پس منظر لائق مصنف نے اردو (نثر) میں بیان کیا ہے اور باقی امور جو بیاہ شادی یا دیگر مواقع پر عمل میں آتے ہیں، وہ لوک گیتوں اور پنجابی بولیوں کی صورت میں درج ہیں۔ کتاب کا حصہ نثر بھی بہت عمدہ ہے اور حصہ لوک گیت بھی پنجابی معاشرے کی خوب نشان دہی کرتا ہے۔

ادارہ تحقیقاتِ پاکستان (ریسرچ سوسائٹی) کی مطبوعات بہترین شمولات کو محیط ہیں اور اپنے دامن میں بہت سے

معلومات کو گھیرے ہوئے ہیں۔ یہ کتاب بھی اپنے موضوع میں بڑی دلچسپ اور پنجاب کے ایک خاص گوشے کو نمایاں کرنے کے سلسلے میں اپنے اندر بڑا وزن رکھتی ہے۔ کتاب ٹائپ میں ہے، کاغذ طباعت، جلد، سرورق عمدہ۔

ماہنامہ "الرشید" (لاہور) کا دارالعلوم دیوبند نمبر

مجلسِ ادارت : صدر فاضل حبیب اللہ **مدیر مسئول** : عبدالرشید ارشد

صفحات : تقریباً ۸۰۰ قیمت درج نہیں

جامعہ رشیدیہ، ساہیوال کا ترجمان، ماہنامہ "الرشید" کئی سال سے لاہور سے شائع ہو رہا ہے، جو بہتر علمی اور تحقیقی مضامین پر مشتمل ہوتا ہے۔ دو سال قبل فروری، مارچ ۱۹۷۶ء (صفر، ربیع الاول ۱۳۹۶ھ) کو "دارالعلوم دیوبند" کے نام سے اس کا ایک ضخیم خصوصی شمارہ اشاعت پذیر ہوا تھا۔ یہ شمارہ دارالعلوم سے متعلق متعدد مضامین کا پُر از معلومات مجموعہ ہے۔ اس سے دارالعلوم کے مختلف علمی و تدریسی شعبوں، اکابرِ دیوبند، ان کی تصانیف، صوبہ سرحد کے علمائے دیوبند اور ان کی تصنیفی خدمات اور دارالعلوم کے بانی اور مشاہیر کا تفصیل سے تعارف کرایا گیا ہے اور یہ ایک علمی خدمت ہے۔ مضمون نگار حضرات میں مولانا مفتی محمد شفیعؒ، مولانا سید محمد یوسف بنوری (جب یہ نمبر شائع ہوا تھا، اس وقت یہ دونوں بزرگ زندہ تھے)، مولانا قاری محمد طیب، مولانا سید نور الحسن بخاری، مولانا سرفراز احمد، پروفیسر انوار الحسن شیرکوٹی، سید انظر شاہ کشمیری، مولانا مفتی محمود، مولانا سمیع الحق، ڈاکٹر نفیس الدین صدیقی، پروفیسر اختر راہی، قاری اظہار احمد تھانوی، سید ازہر شاہ قیصر، مولانا محمد تقی عثمانی، قاری فیوض الرحمٰن، ڈاکٹر سید عبداللہ، مولانا حامد میاں، مولانا شمس الحق افغانی، مولانا عبید اللہ انور، پروفیسر محمد ایوب قادری، ڈاکٹر غلام جیلانی برق، مولانا محمد یوسف لدھیانوی اور جناب جانباز مرزا صاحب شامل ہیں۔ مولانا محمد زکریا صاحب کا ایک طویل مکتوب گرامی بھی شاملِ اشاعت ہے، جو دارالعلوم سے متعلق ضروری معلومات کو محیط ہے — پیش لفظ ڈاکٹر علامہ خالد محمود کے قلم سے ہے، اس میں بعض ایسی باتیں درج ہیں، جو تاریخی شواہد کے خلاف ہیں۔ تحقیقی رسالوں میں ثقہ معلومات درج ہونے چاہئیں۔ مجموعی اعتبار سے رسالہ قابل مطالعہ ہے اور بے شمار معلومات کو حاوی ہے — "الرشید" کے عملۂ ادارت کو اس علمی و تاریخی خدمت پر ہم ہدیۂ تبریک پیش کرتے ہیں۔ ظاہر ہے، یہ نمبر بڑی محنت سے تیار کیا گیا ہے۔

(م۔ ا۔ ب)